رسالہ عقلیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
رسالہ عقلیہ کا تعارت	5	قلمی نسخہ	5
ترجمہ متن	7	حمد وثناء	7
وجہ تالیفِ کتاب	7	باب اول	9
عقل سے متعلق آیات قرآنی	9	عقل سے متعلق احادیث نبوی	10
عقل سے متعلق آثار صحابہ	14	باب دوم	17
عقل کے اسماء وصفات	17	اسماء کی اقسام	18
بکثرت اسمائے عقل کی وجہ	18	اسمائے عقل حکماء کے نزدیک	19
مشائخ طریقت کے ہاں اسمائے عقل	21	باب سوم	24
جوہر عقل کے آثار وانوار کا کسب	24	عقل کے چار مشترک نام	25
عقل مستفاد میں لوگوں کا فرق	27	عقلِ رسا میں لوگوں کا فرق	28
علم اور عمل	29		

تیار کنندہ

این وائی ایف منظور محمود آباد یونٹ کراچی

رسالہ عقلیہ اور اس کے نسخے

شاہ ہمدان کا یہ رسالہ عقلیہ اور رسالہ در فضیلت عقل کے نام سے مشہور ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ اس میں عقل انسانی کے بارے میں بحث ہے شاہ ہمدان ثابت کرتے ہیں کہ انسان کے تمام مخلوقات میں اشرف المخلوقات ہونے کی اصل وجہ عقل ہے۔

یہ رسالہ تین ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں عقل کی فضیلت ہے اور اس باب میں عقل سے متعلق کتاب وسنت اور صحابہ اور تابعین کے بیانات نقل کیے ہیں باب دوم میں عقل کے مختلف نام صفات ، متکلمین ، حکماء اور اہل طریقت کے اقوال شامل ہیں باب سوم عقل کے انوار کے حصول میں لوگوں کے درمیان موجود تفاوت وفرق کا بیان ہے۔

یہ رسالہ امام ابو حامد محمد الغزالی کی کتاب احیاء العلوم کے کتاب عجائب العقل والقلب سے ماخوذ ہے یہ اپنے موضوع پر بڑی دلچسپ کتاب ہے اس میں بھی جا بجا آیاتِ قرآنی ، احادیث نبوی اور اقوال صحابہ وتابعین سے دلائل پیش کئے ہیں۔

اس کے متعدد قلمی نسخے دستیاب ہیں ذیل میں ان کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

۱۔ کتابخانۂ گنج بخش اسلام آباد۔ یہ اس لائبریری میں تحت نمبر 4409 محفوظ ہے یہ نسخہ بارہویں صدی ہجری کا لکھا نسخہ ہے جو شاہ ہمدان کے مجموعہ رسائل کے درمیان موجود ہے۔

2۔ یہ نسخہ گنجینۂ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ بلا نمبر محفوظ ہے یہ نسخہ 1175 ھ میں ابو نصر سندھی نے لکھا گیا ہے یہ بھی مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان میں شامل ہے اس مجموعے میں شاہ ہمدان کی 22 کتب ورسائل ہیں۔

3۔ انجمن ترقی اردو تحت نمبر 2 ق ف 43 اس پر تاریخ تو درج نہیں البتہ اس پر ایک مہر لگی ہوئی ہے جس پر سال 1155 لکھا ہوا ہے

4- کراچی زیر نمبر m,n,1973,240 یہ محرم 1264 کو لکھا گیا ہے

5۔ برٹش میوزیم لندن میں بھی ایک نسخہ موجود ہے دیکھئے ریو کی فہرست مخطوطات برٹش میوزیم جلد دوم ص 836 ہے ۔

6۔ کتابخانہ ملک تہران ایران 4274 اس مجموعے میں یہ اٹھارہواں نسخہ ہے اسے ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے مشہد میں ۹۰۷ھ کو کتابت کی ہے ۔

7- کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران تحت نمبر 3257 یہ مجموعے کا آٹھواں نسخہ ہے جو علی بن عسکر بن مومن تولمی نے 1222ھ میں کتابت کی ہے۔

8- لینن گراڈ c-1092 میں a/736 کے تحت موجود ہے اور یہ 850ھ میں کتابت ہوئی ہے۔

9۔ آستان قدس رضوی مشہد 676 کے تحت محفوظ ہے۔ یہ 865ھ میں کتابت ہوئی ہے۔

10- کتابخانہ فرہنگستان تاشقند میں دو نسخے -3338۔3340- محفوظ ہیں-

11- اس کا ایک نسخہ مرحوم جناب اخوند علی صاحب غربوچنگ خپلو بلتستان کے کتابخانے میں بھی ایک مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان میں محفوظ ہے۔

12۔ رامپور انڈیا میں بھی ایک نسخہ ہے

15- برٹش میوزیم لندن

اس کا متن ابھی تک شائع نہیں ہوا البتہ میں نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا تھا جو نوائے صوفیہ اسلام آباد کے شمارہ نمبر ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵ میں قسطوار شائع ہو چکا ہے۔اب کتابی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی ہمیں مل رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وثنا

بے حد حمد وثنا اس خالقِ حکیم کے لئے ہیں جس نے مصباحِ عقل وفہم کی نورانی شعاعوں کو غیب وشہود کے منزل کی طرف چلنے والوں کے لئے ہمت کا بازو بنایا۔ اس کریم کے لئے ہیں جس نے بخشش کے تقاضوں کے تحت اوج کمال کے طالبوں کو علم وعرفان کے ذریعے آسمانِ سعادت کی بلندیوں تک پہنچایا۔ اس بدیع کے لئے ہیں جس نے خزانوں کے بند دروازوں کے تالوں کو ایجاد کی کنجی سے کھول دیا اور اس قدیم کے لئے ہیں جس نے میدانِ وجود میں لوگوں کے کانوں میں تخلیق سے پہلے ہی:

اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ (النساء:۱۳۶) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

کی صدا پہنچادی۔

بے حساب رحمتیں اور بے شمار سلام سیدِ انام، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روح لطیف اور جسدِ شریف پر، آپ کے آل پر جو آئمۂ عظام اور صحابۂ کرام ہیں، نازل ہوں۔

وجہِ تالیف کتاب

اما بعد عقل وفہم والوں کے نزدیک یہ بات طے پا چکی ہے کہ بنی نوع انسان کو علم وفضل کی وجہ سے دیگر حیوانات پر مرتبہ وامتیاز کا شرف حاصل ہے اس عظیم جوہر کے حقائق کی معرفت کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ترجمانِ عقل کو واسطہ نہ بنایا جائے اور اس روشن چراغ سے نورانی علم کا اقتباس اس وقت تک متصور نہیں ہوتا جب تک لسانِ عدل کو ذریعہ نہ بنایا جائے۔

جب چند رسم پرست لوگوں نے لطائفِ قلبی، سری اور روحی کے تجلیات سے متعلق علوم نظری کے علماء اور فلاسفروں کے اقوال میں سے کچھ باتیں سیکھ لئے پھر انہوں نے جوش کے گھوڑے میدانِ

غرور میں دوڑایا اور غرور و تکبر کی بناء پر نبوت وولایت کے فانوس سے انوار علوم دینی اقتباس کرنے سے محروم رہ گئے ہیں۔اس لئے یہاں عقل کی فضیلت، اس کے نام واوصاف، اصحابِ کشف وشہود اور اہل تحقیق کے اس سے متعلق آراء، اس کے اکتساب میں موجود مخلوق کا درمیان فرق، اس کے دقیق پہلوؤں کی وضاحت اور اہل یقین و عرفان کے حقائق وتجلیات کے بارے میں چند سطور لکھی گئی ہیں اور یہ تین ابواب پر مشتمل ہے ۔

باب اول فضائل عقل اور اس کے معنی و مراد سے متعلق آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبوی اور آثارِ صحابہ وتابعین میں جو کچھ وارد ہوا ہے (سے متعلق) ہے۔

باب دوم عقل کے نام اور صفات کے بارے میں ہے یہاں حکمائے متکلمین اور اصحابِ کشف وتحقیق اور مشائخ عظام کے اقوال ذکر کئے گئے ہیں۔

باب سوم فضائل وحقائقِ عقل کے اکتساب میں مخلوق (انسان) کے درمیان موجود تفاوت اور جوہر عقل کے نورانی اثرات کے بیان میں ہے۔

NYF Manzoor Mehmoodabad unit Karachi

باب اول

فضائل عقل اور اس کے معنی و مراد سے متعلق وارد آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبوی اور آثارِ صحابہ و تابعین کا بیان۔

عقل سے متعلق آیاتِ قرآنی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ (آل عمران:۱۹۰)

بیشک زمین وآسمان کی بناوٹ اور دن رات کے الٹ پھیر میں عقلمندوں کے لئے اللہ کی نشانیاں ہیں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ :

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ (الرعد:)

اس میں عقلمندوں کے لئے اللہ کی نشانیاں ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی (طہٰ:۵۴)

اس میں عقلمندوں کے لئے اللہ کی نشانیاں ہیں

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَه قَلْبٌ (ق:۳۷) اَیْ عَقْلٌ

اس میں دل والوں یعنی عقلمندوں کے لئے اللہ کی نشانیاں ہیں۔

عقل سے متعلق احادیث نبوی

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

مَا اكْتَسَبَ رَجُلٌ مِّثْلَ عَقْلٍ يَّهْدِىْ بِهٖ صَاحِبَهٗ اِلٰى هُدًى وَّ يَرِدُهٗ عَنْ رِّدًى وَمَا تَمَّ اِيْمَانُ عَبْدٍ وَّلَا اِسْتَقَامَةَ دِيْنَهٗ حَتّٰى يَكْمُلُ عَقْلُهٗ

انسان نے عقل جیسی کوئی چیز کسب نہیں کی یہ اس کی راہنمائی کرتا اور اس کو گمراہی سے بچاتا ہے جب تک عقل کامل نہ ہو آدمی کا ایمان اور دین پر استقامت کامل نہیں ہوتا

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص کی تعریف کی جب انہوں نے اس کی تعریف میں زیادہ مبالغہ کیا تو آپ نے پوچھا کہ اس کا عقل کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ! ہم اس کی جدوجہد سے آپ کو آگاہ کررہے ہیں اور آپ اس کی عقل سے متعلق دریافت فرماتے ہیں؟ یہ سن کر آپ نے فرمایا

اِنَّ الْاَحْمَقَ يُصِيْبُ بِحَمْقِهٖ اَعْظَمُ مِنْ فُجُوْرِ الْفَاجِرِ

احمق اپنی بیوقوفی کی بناء پر فاسق وفاجر سے بڑا گناہ کربیٹھتا ہے۔

نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْقُلُوْا مِنْ رَّبِّكُمْ وَ تَوَاصَوْا بِالْعَقْلِ تَعْرِفُوْا مَا اَمَرْتُمْ بِهٖ وَ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ وَ اعْلَمُوْا اَنَّهٗ يُمَجِّدُكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْعَاقِلَ مَنْ اَطَاعَ اللهَ وَاِنْ كَانَ قَبِيْحَ الْمَنْظَرِ وَ حَقِيْرَ الْخَطَرِ وَدَنِيَ الْمَنْزِلَةِ وَرَثَّ

لوگو! اپنے رب سے متعلق عقل سے کام لو ایک دوسرے کو عقل کی نصیحت کرو جس کے ذریعے تم اسکے امر اور نہی کو جان لوگے اور اللہ کے ہاں تمہارا وقار بڑھائیگا جان لو عقلمند وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرے خواہ وہ بدصورت، تنگ دل، کم

الْهَيْئَةِ وَاِنَّ الْجَاهِلَ مَنْ عَصَى اللهَ وَاِنْ كَانَ جَمِيْلَ الْمَنْظَرِ وَعَظِيْمَ الْخطَرِ وَشَرِيْفَ الْمَنْزِلَةِ و حَسَنَ الْهَيْئَةِ وَفَصِيْحًا نَطُوْقًا وَالْقِرَدَةُ وَالْخنَازِيْرُ اَعْقَلُ عِنْدَ اللهِ مَنْ عَصَاهُ وَلَا تَغرُوْا بِتَعْظِيْمِ اَهْلِ الدُّنيَا اِيَّاكُمْ فَاِنَّكُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

حیثیت اور پریشان حال ہو اور جاہل وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے خواہ وہ خوبصورت، کھلا دل، باحیثیت، خوش شکل اور فصیح و بلیغ ہو اللہ کے ہاں نافرمان انسان سے سور اور گیدڑ زیادہ عقلمند ہیں پس تم اہل دنیا کی تعظیم سے دھوکہ نہ کھائیں ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے

یعنی اگر تم ان لوگوں میں سے ہو جو امر حق کی مخالفت کرتے ہیں نیز نفسانی خواہشات اور شیطانی خیالات کی موافقت کرتے ہیں تو زائل ہونے والے مال و دولت اور جاہ و حشمت سے مغرور نہ ہو کیونکہ خوشامدیوں کی تعظیم و توقیر آخرت میں تمہارے لئے خسارہ و حسرت میں گرفتاری کا سبب بن سکتی ہیں محشر عظمی میں جہاں اولین و آخرین جمع ہونگے، بندر اور سور ایسے لوگوں پر فوقیت و ترجیح حاصل کرینگے اور ان کے نفوس خبیثہ سور اور کتے سے بھی بدتر اور ذلیل ہونگے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا پھر فرمایا کہ سامنے ہو جا پس وہ سامنے ہو گیا پھر فرمایا پیچھے پھر جا پس وہ پیچھے پھر گیا پھر فرمایا کہ میرے عزت و جلال کی قسم !:

مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمُ مِنْكَ بِكَ أُخذُ وَّبِكَ اَعْطِىْ وَ بِكَ اُثِيْبُ وَ بِكَ اُعَاقِبُ

میں نے تم سے زیادہ عزیز کوئی چیز پیدا نہیں کی میں تیرے ذریعے لوں گا اور تیرے ذریعے عطا کرونگا اور تیرے ذریعے ثواب و عذاب دوں گا

حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِنَّ لِكُلِّ شَىْءٍ دِعَامَةٌ وَّ دِعَامَةُ الْمُؤمِنِ عَقْلُه

ہر ایک کے لئے سہارا ہوتا ہے اور مومن کا سہارا اس کا

فَبِقَدرِ عَقلِهٖ تَكُوْنُ عِبَادَتُهٗ اَمَا سَمِعتُمْ حِكَايَةَ قَوْلِ فَاجِرٍ "لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ

عقل ہے پس عقل کے مطابق اسکی عبادت ہوتی ہے کیاتم نے بے عقل کی یہ حکایت نہیں سنی جو(بقول قرآن) کہتا ہے'' اگر ہم سنتے یا غور کرتے تو ہم دوزخیوں میں سے نہ ہوتے''

حضرت براء بن عاذب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ مَّطِيَّةٌ وَّ مَطِيَّةُ دِيْنِ الْمَرْءِ الْعَقْلُ وَ اَحْسَنُهُمْ دَلَالَةً وَّ مَعْرِفَةً بِالْمُحَجَّةِ اَفْضَلُهُمْ عَقْلًا

ہر ایک کی سواری ہوتی ہے اور مومن کے دین کی سواری عقل ہے بہترین دلالت اور حجت والی معرفت فاضل عقل ہے

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوۂ احد سے واپس تشریف لائے تو لوگوں کو کہتے سنا جو کہہ رہا تھا کہ فلان فلان سے زیادہ بہادر تھا کوئی کہتا تھا کہ فلان نے فلان سے زیادہ بہادری دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب سن کر آپ نے فرمایا کہ یہ تم نہیں جانتے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ کیسے؟ فرمایا:

اِنَّهُمْ قَاتَلُوْا عَلٰی قَدْرِ مَا قَسَمَ اللّٰهُ عِزَّ وَجَلَّ لَهُمْ مِنَ الْعِقْلِ وَ كَانَ نِيَّتُهُمْ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ فَاُصِيْبُ مِنْهُمْ مَنْ اُصِيْبَ عَلٰی مَنَازِلٍ شَتّٰی فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةَ اَقْسَمَ الْمَنَازِلَ عَلٰی قَدْرِنِيَّتِهِمْ وَ عُقُوْلِهِمْ

جنہوں نے اللہ کے دیے ہوئے عقل کے مطابق جنگ کیا ان کی نیت عقل کے مطابق ہوتی ہے پس ان کو اجر اور منازل مختلف ملیں گے جب قیامت کے دن اجر و منازل تقسیم ہونگے تو نیت کے مطابق انہیں یہ مل جائیں گے

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! دنیا میں لوگوں کو کس چیز کی بناء پر فضیلت دی گئی ہے؟ فرمایا عقل کے ذریعے۔ میں نے

دوبارہ عرض کیا کہ آخرت میں لوگوں کو کس چیز کی بناء پر فضیلت دی جائے گی؟ فرمایا عقل کے ذریعے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا لوگوں کو ان کے اعمال کا اجر نہیں دیا جائیگا؟ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ!

يَا عَائِشَةَ وَ هَلْ عَمِلُوْا اِلَّا بِقَدْرِ مَااَعْطَاهُمُ اللّٰهُ مِنَ الْعَقْلِ

اے عائشہ! کیا انہوں نے اس عقل کے مطابق عمل نہیں کیا جسے اللہ نے انہیں دیا؟

حضرت (عبداللہ) بن عباس روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ اٰلَةٌ وَّعِدَةٌ وَّ اٰلَةُ الْمُؤْمِنِ وَ عِدَتُهُ الْعَقْلُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ وِّعَامَةٌ وَّ وِعَامَةُ الدِّيْنِ الْعَقْلُ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ غَايَةٌ وَّغَايَةُ الْعِبَادِ الْعَقْلُ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ رَاعٍ وَّ رَاعِيُ الْعَابِدِيْنَ الْعَقْلُ وَلِكُلِّ تَاجِرٍ بِضَاعَةٌ وَّ بِضَاعَةُ الْمُجْتَهِدِيْنَ الْعَقْلُ وَ لِكُلِّ اَهْلِبَيْتٍ قَيِّمٌ وَّ قَيِّمُ بُيُوْتِ الصِّدِّيْقِيْنَ الْعَقْلُ وَ لِكُلِّ خَرَابٍ عِمَارَةٌ وَّ عِمَارَةُ الْاٰخِرَتِ الْعَقْلُ

ہر ایک کا ہتھیار اور سامان ہوتا ہے مومن کا ہتھیار اور سامان اسکا عقل ہے ہر ایک کی سواری ہوتی ہے مومن کے دین کی سواری عقل ہے ہر کسی کی آرزو ہوتی ہے بندوں کی آرزو عقل ہے ہر قوم کا ایک قائد ہوتا ہے عابدوں کا قائد عقل ہے ہر تاجر کا سرمایہ ہوتا ہے مجتہدین کا سرمایہ عقل ہے ہر گھر کا ایک سربراہ ہوتا ہے خانۂ صدیقین کا سربراہ عقل ہے ہر ویرانے کی تعمیر ہوتی ہے آخرت کی عمارت عقل ہے

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَحَبُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ نَصَبَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَ نَصَحَ

اللہ کے ہاں مومنین میں سے سب سے محبوب وہ ہے جو طاعت الٰہی کی پابندی کرتا، اس کے بندوں سے بھلائی

لِعِبَادِہٖ وَ کَمَلَ عَقْلُہٗ وَ فَضِحَ نَفْسَہٗ وَ اَبْصَرَ وَ عَمَلَ بِہٖ اَیَّامَ حَیَاتِہٖ فَاَفْلَحَ — کرتا، عقل کامل بناتا، نفس کو رسوا و نگرانی کرتا اور اپنے اوقات میں عمل کرتا ہے تو وہ فلاح پائے گا

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَتَمُّکُمْ عَقْلًا اَشَدُّکُمْ خَوْفًا وَّ اَحْسَنُکُمْ فِیْمَا اَمَرَ بِہٖ وَ نَھٰی عَنْہُ نَظْرًا وَ اِنْ کَانَ اَقَلُّکُمْ تَطَوُّعًا — تم میں جس کا عقل کامل ہو وہ سب سے زیادہ خوف خدا کرے گا امر اور نہی الٰہی کا اچھی طرح خیال رکھے گا اگرچہ کم نفل کیوں نہ پڑھتا ہو

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکُوْنَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ والزَّکٰوۃِ وَالصِّیَامِ وَ الْحَجِّ وَالْجِھَادِ حَتّٰی ذَکَرَ سَھَامَ الْخَیْرِ فَمَا یُجْزٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِہٖ — کوئی آدمی نماز پڑھنے، زکوۃ دینے، روزہ رکھنے ،اور حج وجہاد کرنے والوں میں سے ہے یہاں تک کہ وہ بھلائی کے لئے قرعہ ڈالتا ہے مگر قیامت کے دن اس کو اجر عقل کی مقدار کے مطابق ملے گا

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی!:

اِذَا تَقَرَّبَ النَّاسُ اِلَی اللہِ بِاَنْوَاعِ الْبِرِّ فَتَقَرَّبْ اَنْتَ بِعَقْلِکَ — جب لوگ نیکی وبھلائی کی انواع و اقسام کے ذریعے اللہ تعالی کے قریب ہوں تو چاہئے کہ تم عقل کے ذریعے اس کا تقرب حاصل کرے

حضرت ابودردا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابودرداء!

اُزْدُدْ عَقْلًا تَزْدُدْ مِنْ رَّبِّکَ قُرْبًا — عقل بڑھاؤ تو اپنے رب سے قربت بڑھاؤ گے

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

مَا خَلَقَ اللہُ خَلْقًا اَکْرَمُ عَلَیْہِ مِنَ الْعَقْلِ — اللہ نے عقل سے زیادہ کوئی عزیز چیز پیدا نہیں کیا

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اِنَّ بَعْضَ الْمَلٰئِکَۃِ قَالَ یَا رَبُّ! ھَلْ خَلَقْتَ شَیْئًا اَعْظَمُ مِنَ الْعَرْشِ؟قَالَ نَعَمْ اَلْعَقْلُ

بعض فرشتوں نے پوچھا اے رب! کیا تو نے عرش سے بڑی کوئی چیز پیدا کی ہے؟فرمایا کہ ہاں وہ عقل ہے

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللہِ تَعَالٰی

عقلمند وہ ہے جو اللہ کے امر پر غور وفکر کرے

NYF Manzoor Mehmoodabad unit Karachi

عقل سے متعلق آثار صحابہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رَئَیْتُ الْعَقْلَ عَقْلَیْنِ فَمَطْبُوْعٌ وَ مَسْمُوْعٌ

وَلَا یَنْفَعُ مَسْمُوْعٌ اِذَا لَمْ یَکُ مَطْبُوْعٌ

کَمَالَا تَنْفَعُ الشَّمْسُ وَ ضُوْءُ الْعَیْنِ مَمْنُوْعٌ

عقل دو ہیں مسموع اور مطبوع عقل مسموع عقل مطبوع کے بغیر فائدہ نہیں دیتا جس طرح آڑ کے پیچھے سورج کی حرارت فائدہ نہیں دیتی۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ھِجْرَانُ الْاَحْمَقِ قُرْبَۃً اِلَی اللہِ عِزَّ وَ جَلَّ وَ مُوَاصِلَۃُ الْعَاقِلِ اِقَامَۃُ دِیْنِ اللہِ وَ اِکْرَامُ الْمُؤْمِنِ خِدْمَۃُ اللہِ عِزْ وَ جَلَّ

بیوقوف کو قربِ الٰہی سے فراق ملتا ہے ،عاقل کو اقامتِ دین سے وصال حق حاصل ہوتا ہے اور مومن کو خدمت الٰہی سے عزت ملتی ہے

بعض علماء کا کہنا ہے کہ:

اَلْعَاقِلُ مَنْ بَقِيَتْ نَفْسَهُ فِيْ تَعَبٍ وَّ النَّاسُ فِيْ رَاحَةٍ وَالْاَحْـمَقُ مَنْ بَقِيَتْ نَفْسَهُ فِيْ رَاحَةٍ وَّ النَّاسُ فِيْ تَعَبٍ

عقلمند وہ ہے جو خود سختی جھیل کر بھی لوگوں کو راحت پہنچاتا ہے اور احمق وہ ہے جو خود عیش کرتا اور دوسروں کو تکلیف میں مبتلا رکھتا ہے

حضرت سہل بن عبداللہ تستری کا کہنا ہے کہ:

لِلْعَقْلِ اَلْفُ اِسْمٍ وَلِكُلِّ اِسْمٍ اَلْفُ اِسْمٍ وَ اَوَّلُ كُلِّ اِسْمٍ مِّنْهَا تَرْكُ الدُّنْيَا

عقل کے ہزار نام ہیں اور ہر نام کے ہزار ہزار نام ہیں ان میں پہلا نام ترک دنیا ہے

اہل تحقیق میں سے بعض کا کہنا ہے کہ

اَلْعَاقِلُ مَنْ تَمَسَّكَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ نَفْسِهٖ بِالْصَّبْرِ وَالْمُجَاهِدَةِ وَ تَمَسَّكَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ تَمَسَّكَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللهِ تَعَالٰى بِالصِّدْقِ وَ الْاَخْلَاصِ

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ صبر و مجاہدہ سے پیش آئے اپنے اور لوگوں کے درمیان بھلائی و تقوی کا معاملہ اختیار کرے اور اپنے اور خدا کے درمیان صدق و اخلاص کا مظاہرہ کرے

یحی بن معاذ رازی فرماتے ہیں کہ:

اَلْعَاقِلُ مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ يَّتْرُكَهُ وَ عَمَرَ الْقَبْرَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَهُ وَ اَرْضَ خَالِقَهُ قَبْلَ اَنْ يَّلْقَاهُ

عقلمند وہ ہے جو دنیا کے چھوڑنے سے قبل خود اسے ترک کرے داخل ہونے سے پہلے قبر تیار کرے اور اللہ کے پاس پہنچنے سے پہلے اسے خوشنود کرے

بعض کا کہنا ہے

اَلْحِسُّ نُوْرٌ فِيْ الْجِسْمِ يُفْرِقُ بَيْنَ النَّفْعِ وَ

احساس و شعور جسم میں ایک نور ہے وہ نفع و نقصان

اَلضَّرِّ وَالْعَقْلُ نُوْرٌ فِیْ الْقَلْبِ یَفْرِقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
عقل دل میں ایک نور ہے وہ حق اور باطل کو جدا کرتا ہے میں تمیز کرتا ہے

اے عزیز! جوہر عقل ایک معنوی درخت ہے وجودِ انسانی کے باغ و بہار اس کے آثار ہیں جسکا شگوفہ علم اور پھل عمل ہے علم اور عمل قوت عقل کے لئے اس نور کی مانند ہے جیسے جرم آفتاب کے لئے آفتابی نور، اور انسان کے لئے آنکھ کی بینائی۔ اس سے متعلق احکامِ شرعی اور کلامِ الٰہی کے حقایق ایسے ہیں جیسے آنکھوں کے لئے نورِ افتاب۔ یہ ایسا مصباحِ ہدایت ہے جو مخصوصانِ عنایتِ ایزدی کے وجود کی قندیلوں میں اخلاص کے تیل اور محبت کی آگ سے روشن ہوتی ہے اور یہ حیاتِ حقیقی کا ایسا چشمہ ہے جو نفحاتِ الطافِ ربانی کے سر چشمے سے اعیانِ صدیقین کی نہروں میں جاری ہوتا ہے کہ

اَفَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ وَ جَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِیْ النَّاسِ (الانعام ۱۳۲)
کیا وہ بے جان نہ تھے پس ہم نے انہیں زندگی دی اور اس کے لئے نور پیدا کیا جس کی مدد سے وہ لوگوں کے درمیان چلتے پھرتے ہیں

اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنہیں تو نے تیری طاعت کی جانب ہدایت دینے والے عقل منور سے خاص و مشرف فرمایا (آمین)

NYF Manzoor Mehmoodabad unit Karachi

باب دوم

عقل کے اسماء وصفات، عقل سے متعلق حکماء عرفاء، مشائخِ کشف و شہود کے اقوال اوران میں اختلاف

اللہ تعالی کا ارشار ہے

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُـنَـزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَیُحۡیٖ بِہِ الۡاَرۡضَ بَـعۡـدَ مَـوۡتِھَا اِنَّ فِیۡ ذَالِکَ لَاٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ (الروم۲۴)

االلہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم بجلی کو خوف اور امید کی نظر سے دیکھتے ہو آسمان سے بارش برستی ہے پس اس سے بنجر زمین زندہ و شاداب ہو جاتی ہے اس میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں

حضرت براء بن عاذب راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمنے فرمایا کہ

اِنَّ لِـکُـلِّ شَـیۡءٍ مَّـطِیَّۃٌ وَّ مَـطِیَّۃُ دِیۡنِ الۡمَرۡءَ الۡعَقۡلُ وَ اَحۡسَنُھُمۡ دَلَالَۃً وَّ مَعۡرِفَۃً بِالۡمُحَجَّۃِ اَفۡضَلُھُمۡ عَقۡلاً

ہر ایک کی سواری ہوتی ہے اور آدمی کے دین کی سواری عقل ہے عقل بہترین دلالت اور معرفت حجت ہے افضل ترین عقل ہے

ای عزیز جان لو کہ مخلوقات میں سے حکماء و فلاسفہ اور اہل کشف و تحقیق کے مختلف گروہ اور طبقات عقل کی ماہیئت، اسماء اور صفات کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں اس کے لئے بہت سے ناموں کا اطلاق کرتے ہیں ان اطلاقات اور اعتبارات سے متعلق کچھ انکاری ہیں اور کچھ حامی۔ بعض بعض کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

جو لوگ الفاظ کے پردوں سے نئی نویلی دلہن جیسے معانی اخذ کرتے ہیں وہ ہمیشہ شکوک کی گھاٹیوں میں بھٹکتے اور گمراہی کے بیابانوں میں سرگرداں رہتے ہیں اور وہ حجاب کی بھول بھلیوں میں پھنس کر حیران رہ جاتے ہیں ایسا شخص کامیابی وفلاح اور نجات وصلاح تک بہت کم پہنچتا ہے جس شخص نے تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب کے ذریعے نفسانی صفات اور قلبی آئینے کو فضائے صدر میں جو چشمِ بصیرت کی نظارہ گاہ ہے، روحانی انوار حقائق سے منور کر دیا ہو حالتِ ضبط اور ادراکِ معانی میں لفظی اختلاف اس کے کاسۂ فہم کا کبھی مزاحم نہیں ہوتا کیونکہ علمائے رسوم کی اصطلاحیں عامۂ خلق میں متعارف ہیں اور علوم نظری کے مخصوص کردہ نام طالبین کے افہام پر حاوی ہو چکے ہیں اس لئے سب سے پہلے اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو علمائے ہیئت کے ہاں متداول ہیں پھر تبرک کے طور پر محققین میں سے ارباب طریقت کے اقوال درج کئے جائیں گے پھر ان ناموں کی وجہ تسمیہ بننے والے وجوہات کی مختصر تشریح کی جائیگی انشاءاللہ تعالی۔

اسماء کی اقسام

اے عزیز جان لو کہ اسماء کی پانچ قسمیں ہیں۔

اول اسمائے مشترکہ

اسمائے مشترکہ وہ (ایک لفظ پر مشتمل) نام ہیں جو مختلف معانی پر دلالت کرتے ہیں جیسے اسم عَیۡنٌ اس اسم کا اطلاق انسان کی آنکھ، جرم آفتاب، سونے کی کان اور پانی کا چشمہ وغیرہ پر ہوتا ہے۔

دوم اسمائے مترادفہ

اسمائے مترادفہ وہ (کئی) نام ہیں جو لفظی لحاظ سے مختلف ہیں مگر ان کا معنی ایک ہوتا ہے جیسے **حِنۡطَةٌ ، بِرٌّ، قُمۡحٌ** یہ سب گندم کو کہتے ہیں۔

سوم اسمائے متباینہ

اسمائے متبائنہ ایسے نام ہیں جو لفظ اور معنی دونوں لحاظ سے مختلف (باہم کوئی تعلق نہیں) ہوتے ہیں جیسے حجر (پتھر)، شجر (درخت) **جبل** (پہاڑ)۔

چہارم اسمائے متواطیہ

اسمائے متواطیہ ایسے اسماء ہیں جو لفظ اور معنی دونوں کے لحاظ سے ایک ہوتے ہیں هٰــــذَا اِنُسَانٌ وَ اِسُمُهٗ زَیُدٌ اور ھٰذَا اِنُسَانٌ وَ اِسُمُهٗ عَمُرٌو یعنی یہ انسان ہے اس کا نام زید ہے اور یہ انسان ہے اس کا نام عمرو ہے۔

پنجم اسمائے مشتقہ

یہ ایسے نام ہیں (جو کسی ایک لفظ سے بنے ہیں) جیسا کہ کہتے ہیں کہ ھــذا ضــارب یہ مارنے والا ہے اور ھذا مضروب یہ مار کھانے والا مضروب ہے
اسم عقل (کا تعلق) پہلی یعنی اسمائے مشترکہ سے ہے اس اسم کی کثیر اضافات اسی لئے ہیں۔

بکثرت اسم عقل کی وجہ

جب یہ مقدمہ تم نے جان لیا اب مزید جان لے کہ اہل رسوم اس کو عقل نظری، عقلِ عملی، عقلِ مکتسب، عقل ہیولائی، عقل مستفاد، عقل منفعل، عقل فعال، عقل کل سے موسوم کرتے ہیں حکمائے یونان اسے جوہر مفارق کہتے ہیں بعض صوفیاء اسے قلب کہتے ہیں بعض قلب کی قابل تصقیل جگہ کہتے ہیں بعض حکماء قلب کو نفس ناطقہ کا نام دیتے ہیں بعض اسے نفس، روح، نور اور قلب کہتے ہیں یہ حجت الاسلام ابو حامد (محمد بن محمد) غزالی کا اختیار کردہ نام ہیں بعض مشائخ طریقت اسے قلم، لوح، روحِ نبوی، روحِ ملکی اور روح قدسی کہتے ہیں یہ مشائخ متقدمین کے اختیار کردہ نام ہیں جیسے سہل بن عبداللہ تستری، ابن سالم، ابوالقاسم قشیری وغیرہ اور متاخرین میں سے جیسے شیخ نجم الدین کبری، شیخ مجد الدین بغدادی شیخ الاسلام رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی انار اللہ براہینہم وغیرہ (کا اختیار کردہ ہیں)۔

اسمائے عقل حکماء کے نزدیک

اے عزیز جان لے کہ عقل کے لئے بکثرت نام اس کے بکثرت آ ثار ونتائج کے ظہور کی وجہ سے رکھے گئے ہیں اور اس کے گونا گون اعتبارات کی وجہ اس کی خصوصیات اور قابلیات واستعداد میں اختلاف ہیں۔

1- عقل نظری کیونکہ یہ ایک جوہری قوت ہے اور کلیات کی کیفیتوں کا ادراک کرنے والا ہے اس لئے اسے عقل نظری کہتے ہیں۔

2۔ عقل مکتسب کیونکہ یہ اغراض ومقاصد کی حصول کے لئے مقدمات کا استنباط کرنے والا ہے اس لئے اسے عقل مکتسب کہتے ہیں۔

3۔ عقل ھیولائی کیونکہ یہ مادۂ مجردہ کی ایک قوت ہے اس لئے اسے عقل ہیولائی کہتے ہیں نیز یہ اس شخص کی قول کے مطابق ہے جو اسے لوح کہتا ہے۔

4۔ عقل عملی کیونکہ یہ ایسی قوت ہے جو کچھ دل میں تصور کرتی ہے اسے عمل میں لے آتی ہے اس لئے اسے عقل عملی کہتے ہیں۔

5۔ عقل مستفاد حواسِ خمسہ کے ذریعے علوم شہادت حاصل کرتا اور معانیٔ محسوسات کا ادراک کرتا ہے اس لئے اسے عقل مستفاد کہتے ہیں۔

6۔ عقل منفعل کیونکہ فضائل علمی کے آثار اور دلائل قطعی کے قابل نقوش کی حقیقت یہی ہے اس لئے اسے عقل منفعل کہتے ہیں۔

7۔ عقل فعال مطالب کمال معنوی کے حقائق کو استعداد نظری کی قوت کے ذریعے مخزنِ علم سے صحرائے شہادت میں لے آتا ہے اور مقررہ مواقع میں کماحقہ استعمال کرتا ہے اس لئے اسے عقل فعال

کہتے ہیں۔

8۔ عقل کل کیونکہ اس کی حقیقت کائنات کے صورتوں کا آئینہ ہے اس لئے اسے عقل کل کہتے ہیں۔

9- جوہر مفارق کیونکہ یہ موجود کے اجسام اور مخلوق کے بدنوں کے اتصال وانفعال سے پاک ومنزہ اور اجسام فانی کے تعلقات سے مجرد ہے اس لئے اسے جوہرِ مفارق کہتے ہیں۔

یہ سب حکماء، فلاسفہ اور اہل کلام کی اصطلاحات ہیں اگرچہ وہ اس قسم کے عجیب وغریب اور بھی نام، اصطلاحات اور محاورات استعمال کرتے ہیں مگر ان میں سے یہی زیادہ مشہور ہیں لیکن عقل کے لئے روح، نفس، قلب اور نور کا نام ابوحامد محمد غزالی کا دیا ہوا ہے انہوں نے اپنی کتاب۔ ''احیاء العلوم'' کے ''کتاب عجائب القلب'' میں ان کی تشریح کی ہے ان سب کا ذکر اس مختصر رسالے میں نہیں ہوسکتا۔

ان اسماء کے اطلاق کی مختصر وجہ یہ ہے کہ نص حدیث میں ان چار چیزوں کا مخلوقِ اول ہونا ثابت ہے

اَوَّلُ مَا خَلَقَ ا للّٰہُ الْعَقْلَ	اللہ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا
اَوَّلُ مَا خَلَقَ ا للّٰہُ الْقَلَمَ	اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا
اَوَّلُ مَا خَلَقَ ا للّٰہُ رُوْحِیْ	اللہ نے سب سے پہلے میری روح کو پیدا کیا
اَوَّلُ مَا خَلَقَ ا للّٰہُ نُوْرِیْ	اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا

کشفی، شرعی اور عقلی علوم کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق اول صرف ایک جوہر ہے کیونکہ

لاَیَصْدِرُ مِنَ الْوَاحِدِ اِلَّا الْوَاحِدُ ایک سے ایک چیز ہی صادر/ پیدا ہوسکتی ہے

مگر کیونکہ حدیثِ نبوی سے ایک سے زاید تعداد ثابت ہوتی ہے جبکہ جوہر کی ذات میں تعدد کا اثبات ممکن نہیں ہے پس اس لئے صفات میں تعدد کی ضرورت ہوئی نسبت واضافات میں تعدد سے ذات میں

تعدد لازم نہیں آتا۔

مشائخ طریقت کے ہاں اسمائے عقل

جب یہ مقدمہ معلوم ہوگیا اب جان لے کہ اہل تحقیق کے نزدیک یہ جوہر صفاتِ متعددہ کا حامل ہے اور یہ ہر صفات میں ظہور کرتا ہے اور ہر اسم سے مسمی ہوتا ہے پس

-1۔ روح کیونکہ یہ جوہر بذاتہ زندہ ہے اور دوسروں کو زندہ کرتا ہے اس لئے اسے روح کہتے ہیں کیونکہ روح کی تعریف یہ ہے کہ وہ خود زندہ ہوتی اور دوسروں کو زندہ کرتی ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ زندگی کی دو قسمیں ہیں اول جان سے اشیاء میں زندگی ہے اور دوم حیاۃ علم سے ارواح میں زندگی ہوتی ہے کیونکہ یہ جوہر حیات علوم حقیقی کے ذریعے ارواح وقلوب کو زندہ کرنے والا ہے اس لئے اسے روح کہتے ہیں۔

-2 قلب کیونکہ یہ جوہر غیب وشہادت کے اطوار میں الٹ پھیر کرتا رہتا ہے اس لئے اسے قلب (کا معنی بدلتے رہنا اور الٹنا پھرنا ہے) کہتے ہیں کیونکہ یہ کبھی مراتبِ جسمانی کے مطالعہ کے ذریعے امور محسوسہ کے معانی کو باطن میں تشخیص کرتا ہے اس کے عواقب، لوازم، عوارض کے نتائج پر حکم نافذ کرتا ہے اور کبھی اسرار الہام اور واردات غیبی کے دلہن کو خزانۂ اسرار سے نکال لیتا ہے اور لطیف عبارات اور دقیق اشارات کے ذریعے مظاہر ومناظر موجودات میں جلوہ گری کرتا ہے۔

-3 نفس کیونکہ اس جوہر کی حقیقت ذات اسرار روحانی کے پھیلاؤ کی وجہ سے شروع سے آخر تک جسمانی انبساط ہے اس لئے اسے نفس کہتے ہیں۔

-4 نور کیونکہ یہ کمالات کا مظہر اور حالات کو واضح کرنے والا ہے اس لئے اسے نور کہتے ہیں۔

-5 لوح یہ الہامات سری کے اسرار کا قابل اور تنزلات ملکی کی انوار کا حامل ہے اس لئے اسے لوح کہتے ہیں۔

6- قلم کیونکہ یہ ارباب بصیرت کے الواحِ ضمیر پر تجلیاتِ قدسی کے حقایق لکھنے والا اور واردات غیبی کے اشکال نقش کرنے والا ہے اس لئے قلم کہتے ہیں ۔

7- روحِ نبوی کیونکہ یہ الطافِ ربانی کے فیضان اور انفاسِ روحانی کی خوشبو کے ذریعے قوائے روحانی کو بڑھانے والا اور صفاتِ شیطانی کو گھٹانے والا ہے اس لئے روح نبوی کہتے ہیں۔

8- روحِ ملکی کیونکہ یہ طاعاتِ خداوندی کی ترغیب دینے والا اور ریاکاری کی کدورتوں سے اعمال کو پاک کرنے والا ہے اس لئے اسے روحِ ملکی کہتے ہیں۔

9- روحِ قدسی کیونکہ یہ بہیمی، سبعی اور شیطانی اوصاف کی آلودگیوں اور میل سے پاک وصاف کرنے کا سرچشمہ اور طہارت و پاکیزگی کا منبع ہے اس لئے روح قدسی کہتے ہیں۔

غرض اگر اس جوہر کو ہزاروں نام بھی دے دی جائیں اس کی قابلیات اور خصوصیات کے تنوع ،تجلیاتِ ذاتی ،صفاتی ،افعالی اور آثاری کے فیضان مملکت انسانی کی تدبیر وتصرفات اور جسمانی حقائق پر فوقیت کی وجہ سے سب درست ہونگے ۔یہی وجہ کہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری کے ارشاد

لِلْعَقْلِ اَلْفُ اِسْمٍ وَلِکُلِّ اِسْمٍ اَلْفُ اِسْمٍ عقل کے ہزار نام ہیں اور ہر ہر نام کے مزید ہزار نام ہیں

اسی کی جانب اشارہ ہے اس لئے بعض اہل تحقیق کہتے ہیں کہ مملکتِ وجودِ انسانی میں یہ وزیر کی حیثیت رکھتا ہے مملکتِ آفاقی میں یعنی امور معنوی کی تدبیر، تصریف اور مقاصد دنیوی کے اسباب تقدیس سب اسی کے سپرد ہیں۔

اسم وَزِیرُ فَعِیلُ کے وزن پر ہے یہ واؤ، زا اور را سے بنی ہے اس میں واؤ مکسور اور مفتوح دونوں طرح آسکتا ہے کیونکہ ان دونوں کے معنی اس میں موجود ہیں اگر واؤ مکسور کے ساتھ پڑھے تو اس کے معنی گراں بار یا بوجھل کے ہیں یعنی اعیانِ مملکت کے بوجھ اٹھانے والے ۔گر مفتوح پڑھے تو اس

کا معنی ماوی وملجا (ٹھکانا اور جگہ) ہے کیونکہ تمام اشخاص وافراد کے حظوظ جسمانی کی اسبابِ تحصیل اور تعلیم روحانی کے اکتساب کی سعادت اسی سے متعلق ہوتا ہے کیونکہ اس کی ذات گرامی اور جوہر لطیف مکارم اخلاق کا منبع اور محاسن اوصاف کا مجمع ہے۔

بعض کتب سابقہ میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالی نے اس جوہر کی تخلیق و پیدائش کا ارادہ فرمایا تو اس کو فضائل کا مجموعہ اور وسائل کی حفاظت گاہ بنا دیا اس کی ذات عدل ہے اس کا سر ہمت ہے اس کا چہرہ جمال ہے اس کی ابرو حفظ ہے اس کی آنکھ عبرت ہے اس کی جبین حیا ہے۔اس کے کان عظمت ہیں اس کی ناک غیرت ہے اس کا منہ صدق ہے اس کی زبان حکمت ہے اس کی گردن کوشش ہے اس کا سینہ شجاعت ہے اس کے بازو یقین ہیں اس کی کہنی توکل ہے اس کی کلائی عصمت ہے اس کی ہتھیلی جود ہے اس کی انگلیاں ایثار ہیں اس کا داہنا مبارک ہے اس کا باہنا آسانی وسہولت ہے اس کا پشت عزت ہے۔اس کی شکم ورع وسادگی ہے اس کا دل فطنت (دانائی) ہے اس کی روح علم ہے اس کی شرمگاہ عفت ہے اس کی زانو حرفت ہے اس کی پنڈلی استقامت ہے اس کے قدم خوف ورجا ہیں ہے اس کی زندگی امانت ہے اس کا لباس تقوی ہے اس کا تاج خضوع ہے اس کے دستار خشوع (فروتنی) ہے اس کی آنگوٹھی علم ہے اس کا مسکن انس ومحبت ہے اس کا راستہ ہدایت ہے اس کا چراغ عنایت ہے اس کا شعار فہم ہے اس کا چوغہ کیاست ودانائی ہے اس کا پرچم فراست ہے اس کا کسب معرفت ہے ۔

اے اللہ! ہمیں ان خوش نصیبوں میں سے کردے جو اس کے آثار سے مستفیض ہوتے ہیں خواہشات کے لشکر کو اس کی تائید وحمایت میں مغلوب کرتے ہیں بے شک وہی قبول فرمانے والا ہے۔

NYF Manzoor Mehmoodabad unit Karachi

باب سوم

جوہر عقل کے آثار وانوار اور فضائل کسب کرنے میں مخلوق میں تفاوت

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ:

وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا (عنکبوت:٦٩)

جو ہم تک رسائی کے لئے کوشش کریں ہم انہیں ضرور (رسائی کا) راستہ دینگے

حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! کیا تو نے عرش سے بھی بڑی کوئی چیز پیدا کی ہے؟ فرمایا کہ ہاں "عقل" اس سے بڑی ہے عرض کیا کہ اس کی قدر کہاں تک ہے؟ فرمایا کہ اس کے علم کا احاطہ نہیں ہو سکتا کیا تمہیں ریت کے ذروں کا علم ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا کہ:

فَاِنِّیۡ خَلَقۡتُ الۡعَقۡلَ اَصۡنَافًا شَتّٰی کَعَدَدِ الرَّمَلِ فَمِنَ النَّاسِ مَنۡ اَعۡطٰی حَبَّةً وَّ مِنۡهُمۡ مَنۡ اَعۡطٰی حَبَّتَیۡنِ وَّ مِنۡهُمُ الثَّلَاثَ وَّ مِنۡهُمُ الۡاَرۡبَعَ وَّ مِنۡهُمۡ مَنۡ اَعۡطٰی فَرۡقًا وَّ مِنۡهُمۡ مَنۡ اَعۡطٰی وَسَقًا وَّ مِنۡهُمۡ مَنۡ اَعۡطٰی اَکۡثَرَ مِنۡ ذَالِکَ

میں نے عقل کی کئی قسمیں ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر پیدا کی ہیں کچھ لوگوں کو ایک ، کچھ کو دو ، کسی کو تین، کسی کو چار دانے، کسی کو ایک فرق (۸ سیر) کسی کو ایک وسق (ایک بوجھ) دیا اور کسی کو اس سے بھی زیادہ دیا

حضرت ابودردا روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابودرداء!

اُزْدُدْ عقْلًا تزْدُدْ مِنْ رَّبِکَ قُرْبًا عقل بڑھاؤ وہ تجھے رب کے قریب کر دیگا

عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں ایسا کیسے کروں؟ فرمایا کہ اِجْتَنِبْ مَحَارِمَ اللہِ وَ اَدِّ فَرَائِضَ اللہِ تکُنْ محرمات الٰہی سے بچو اوامر پر عمل کرو تم عقلمند عَاقِلاً وَّاعْمَلِ الصَّالِحَاتِ مِنَ الْاَعْمَالِ ہو جاؤ گے اعمالِ صالحہ بجالاؤ دنیا میں سربلندی و تَزُوْدُ فِیْ عَاجِلِ الدُّنْیَا رَفْعَۃً وَّکَرَامَۃً وَّ عزت اور اللہ تعالی کے ہاں تقرب و عزت تَنِلْ بِهَا رَبَّکَ الْقُرْبَ وَالْعِزَّۃَ پاؤ گے

عقل کے چار مشترک نام

اے عزیز! جان لو کہ دوسرے ناموں کے اعتبار سے عقل کے مشترکہ ناموں پر اطلاق ہوتا ہے یہ چار معنی ہیں۔

قسم اول کہتے ہیں کہ عقل صفت ہے جس کی بنیاد پر انسان دوسری مخلوقات حیوانات سے ممتاز

ہوتا ہے اور یہ استعداد نظری علم کا قبول کرنا ہے جسے حارث محاسبی نے اختیار کیا ہے اس نے عقل کی تعریف یوں کی ہے

اَلْعَقْلُ عَزِیْزَۃٌ تَهِیَّتْ بِهَا دَرْکُ عُلُوْمِ النَّظَرِیَّۃِ عقل وہ جوہر ہے جس کی مدد سے علوم نظری حاصل کیا جاسکتا ہے

اس کے ساتھ علوم کی نسبت ایسی ہے جیسی آنکھ کی بینائی کے لئے الوان واشکال کا نظر آنا۔ اس سے متعلق تعریفات الٰہی اور تحسینِ نبوی ایسی ہے گویا نورِ آفتاب کی نسبت نورِ بصارت کے ساتھ۔ جس طرح نورِ بصارت کے لئے الوان واشکال نور آفتاب کے بغیر نظر آنا ممکن نہیں اسی طرح جوہر عقل بھی اسرار

وحی والہام کے انوارِ اسرار کی روشنی کے بغیر سعادتِ ابدی اور کمالِ سرمدی کے حقائق کا ادراک نہیں کر سکتا۔

قسم دوم ظہورِ علم ہے ذات عاقل ممیّز سے ظہور علم ضروری ہے یہ جائز کے جواز اور مشکلات کے حل کے ذریعے ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک ضرور جانتا ہے کہ دو ایک سے زیادہ ہے۔

قسم سوم کثرت تجربہ کے ذریعے علم مستفاد ہے کیونکہ ہر شخص کو حوادثِ زمانہ کے شکنجے سے واسطہ پڑتا ہے اور اس کا نفس آزمائش کی بھٹیوں میں تہذیب سیکھتا ہے لہذا یقیناً اس شخص کے مقابلے میں اس کی دانائی اور دانشمندی میں اضافہ وترقیز یادہ ہوتی ہے جس نے دستِ روزگار سے شربت ناکامی نہ پیا ہو اور اپنوں و بیگانوں کی راہ سے دکھ وسکھ نہ دیکھا ہو۔

چہارم عقل کی انتہائی رسائی ہے جس کے ذریعے یہ معاملات کے انجام کا مشاہدہ کرتی ہے اس کی مدد سے درجات روحانی کی سعادت اور قربِ ربانی کی لذت میں غور و تامل کرتا ہے اس کی بدولت حرمان ابدی اور خسرانِ سرمدی کی رسوائی و گرفتاری اور پردۂ محرومی میں غور وفکر کرتا ہے اور قوت عزم کے ذریعے طریقِ سعادتِ اخروی اختیار کرتا ہے شہواتِ نفسانی کی رکاوٹوں اور حظوظ جسمانی کی گرد و غبار سے خود کو بچاتا ہے۔

پس قسم اول ان اقسام کی اصل اور ان کا منبع ہے قسم دوم قسم اول کی شاخ ہے یہ دونوں بدیہی ہیں قسم

سوم اور قسم چہارم مکتسب (کسب کردہ) ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

اَلْعَقْلَ عَقْلَیْنِ فَمَطْبُوْعٌ وَ مَسْمُوْعٌ عقل دو ہیں مسموع اور مطبوع

میں اسی معنی کا بیان ہے۔

آخری دونوں اقسام میں لوگوں کے درجات وتفاوت دو قسم کی ہیں

عقل مستفاد میں لوگوں کا فرق

قسم سوم میں لوگوں کا فرق ظاہر ہے کیونکہ درست اور غلط کی کثرت وقلت کے لحاظ سے لوگوں کی کئی انواع واقسام ہیں یہ فرق یا تو اس جوہر کے فیوض قبول کرنے کی استعداد کے اعتبار سے ہے یا علوم وتجربوں میں مہارت کے اعتبار سے۔ اما نفوس حقانی کی استعداد میں فرق نہیں ہوا کرتا اس معنی میں لوگوں کی عقلمندی و بیوقوفی مشاہدے میں آتی ہے کیونکہ نور عقل کی چمک کا آغاز سنِ تمیز کو پہنچنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے پس لیل ونہار کے بدلنے اور گزرنے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ اس میں اضافہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ چالیس سال کی عمر میں یہ درجۂ کمال کو پہنچتا ہے اس مدت میں بعض نفوس کو نیکوکاروں اور بدکاروں کی تاثیر صحبت کے لحاظ سے کمال حاصل ہوتی ہے بعض کو علوم رسمی و دینی میں تجربات کی قلت وکثرت کے اعتبار سے بعض کو انوار مجاہدات اور اصناف ریاضات میں تزکیۂ نفس وتہذیب اخلاق کی کمی وبیشی کے اعتبار سے کمال حاصل ہوتی ہے بعض کے نفوس جبلی قابلیت اور نظری استعداد کی بدولت آلودگیوں کی رکاوٹوں اور میل کچیل کے حوادث سے ایسے پاک وصاف ہوجاتے ہیں کہ جذبات عنایت کی سختی اور نسمات ہدایت کے دبدبے کی بناء پر ان کے قنادیل اسرار سعی وکوشش کے بغیر روشن و منور ہوجاتے ہیں اور ان کے وجود کا مشکوۃ انوارِ ملکوتی کی تاثیر اور اسرار جبروتی کی تائید سے ہمیشہ منور و معطر رہتے ہیں کہ

يَكَادُ زَيْتُهَا وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ (النور ۵۳) عنقریب آگ کے بغیر بھی اس کا تیل روشن ہو جائیگا

جیسا کہ اعیانِ انبیاء اور خواصِ اولیاء کے نفوسِ پاکیزہ اور قلوبِ طاہرہ کسی تکلیف اٹھائے اور تعلیم میں اشتغال کے بغیر القائے ملکی اور الہام الہی کے اسرار قبول کرنے کے مستعد ہوتے ہیں انوارِ قدسی کے ذوقِ تنزلات اور اسرار انسی کے تجلیات کی بدولت ان کی پاکیزہ جسموں کے مسامات سے عطر روحانی کی

مہک اٹھنے لگتے ہیں ان خوشبو اور مہک کے جھونکے طالبان سعادت دینی کے مشام جان تک پہنچتے ہیں وادیٔ طلب کے مضطرب و پیاسے اور ویرانۂ غفلت و تعب کے تشنگاں ان خضر صفت حضرات کے آبِ شیرین کے حوضوں پر آ کر تسکین پاتے ہیں اور ان کے انوارِ نصائح کی روشنیاں جہاں اور اہل جہاں کی ہدایت و راہنمائی کا سبب بنتے ہیں

ذَالِکَ فَضۡلُ اللهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَاءُ وَاللهُ ذُوۡ الۡفَضۡلُ الۡعَظِیۡمُ (البقرۃ:۱۰۵) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے وہ دیتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے

NYF Manzoor Mehmoodabad unit Karachi

عقل رسا میں لوگوں کا فرق

اما قسم چہارم میں شبہات ترک کرنا اور اندیشے چھوڑ دینا جو ہر عقل کی قوت و غلبے کے لحاظ سے ہے اس میں نوع بشر کے درجات میں فرق واضح ہیں گردشِ زمانہ کے تقاضوں اور دوستوں و قریبیوں کی تاثیر صحبت سے لوگوں کی حالت مختلف ہو جاتی ہیں کتنے ہی لوگ ہیں جو بعض خواہشات چھوڑ دینے پر قادر اور بعض چھوڑنے سے قاصر ہیں؟ مثلاً کوئی شخص جوانی میں شراب اور سود ترک کرنے پر قادر ہیں مگر شہوت چھوڑنے سے عاجز۔ جب وہی جوان بڑھاپے کو پہنچتا ہے تو شہوت ترک کرنے پر بھی قادر ہوتا ہے مگر حرص و بخل چھوڑنے سے عاجز ہوتا ہے کیونکہ بہت سے اخلاق بشری اور صفاتِ ذمیمہ بڑھاپے میں پختہ ہو جاتے ہیں جیسے عہدے کی خواہش، جھوٹی امیدیں، حرص اور کنجوسی وغیرہ ۔حدیث نبوی اس بات پر شاہد ہے کہ

یَهۡرَمُ اِبۡنِ اٰدَمَ وَ یَشِیۡبُ مِنۡهُ اِثۡنَانِ اَلۡحِرۡصُ وَالۡاَمَلُ آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں اول حرص اور دوم جھوٹی امید

کبھی خلوت و جلوت کی حالتیں اختلاف کا موجب بنتی ہیں چنانچہ بعض لوگ تنہائی و عزلت کی

حالت میں کذب بیانی اور غیبت اور لایعنی باتوں کی آفات سے محفوظ رہتے ہیں لیکن لوگوں کے ساتھ میل جھول کی حالت میں ان سے احتراز نہیں کر سکتے۔

کبھی یہ اختلاف علم میں کمی وبیشی کی وجہ سے ہوتا ہے چنانچہ جس کو جس قدر راہ دین کے خطرات کا علم و معرفت زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی تحصیلِ نجات کے لئے ہوشیاری و مستعدی کامل ہوتی ہے جس کے سعادت ابدی کا نور معرفت جس قدر زیادہ روشن ہوتا ہے اتنا ہی وہ خواہشاتِ نفسانی ترک کرنے اور عبادات کی سختی برداشت کرنے کے ذریعے خسرانِ سرمدی کو سعادتِ نعیم باقی سے بدلنے میں کوشاں ہوتا ہے یہی مقام ہے کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ

اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِاللّٰہِ وَ اَخْشٰیکُمْ مِنْہُ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والا اور اس سے ڈرنے والا ہوں

اسی طرح وادیٔ غفلت کے مدہوشوں کو اس عبارت سے تنبیہ فرمایا

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لے تو تم کم ہنسو گے اور زیادہ روؤ گے

علم اور عالم

اس قسم کا انتباہ کتاب وسنت کے علوم کا نتیجہ ہے جن کا ظاہر ترغیب وترہیب کا موجب اور باطن تحذیر (خوف دلانا) وتخویف کا مورث ہے نہ کہ فلاسفہ کے ہذیانات اور نظریہ سازوں کے خرافات کا علومِ رسمی۔ یہ طے ہے کہ علم فلسفہ وحکمت کے تجربات سے سنگدلی اور محرومی کے سوا کچھ اضافہ نہیں ہوتا متکلمین و ادباء کے اصطلاحات یاد کرنے سے سوائے عجب، بددماغی اور شیخی بگھارنے کے کچھ نہیں کھلتا یہی اسرار تھے کہ سفیان ثوری قدس اللہ اسرارہ فرماتے ہیں کہ

اَلْعُلَمَاءُ ثَلَاثَۃٌ عَالِمٌ بِاللّٰہِ وِ بِاَحْکَامِ اللّٰہِ فَھُوَ الْعَالِمُ الْکَامِلُ وَ عَالِمٌ بِاللّٰہِ غَیْرُ عَالِمٌ بِاَحْکَامِ اللّٰہِ فَھُوَ التَّقِیُّ الْخَائِفُ وَ عَالِمٌ بِالْاَحْکَامِ غَیْرُ عَالِمٍ بِاللّٰہِ فَھُوَ الْعَالِمُ الْفَاجِرُ

عالم تین ہیں اللہ اس کے احکام کا عالم وہ عالم کامل ہے اللہ کا عالم مگر اس کے احکام سے نا آشنا وہ پرہیز گار و خائف ہے اور احکام کا عالم مگر خدا سے بیگانہ وہ عالم فاجر ہے

ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قَدْ کَانَ اِسْمُ الْعَالِمِ یُطْلَقُ عَلَی الْعُلَمَاءِ بِاللّٰہِ وَبِاٰیَاتِہٖ وَاَفْعَالِہٖ فِیْ خَلْقِہِ الَّذِیْنَ کَانَتْ عِنَایَتُھُمْ فِیْ مُرَاقَبَۃِ الْبَاطِنِ وَالتَّفْتِیْشُ عَنْ صِفَاتِ النَّفْسِ وَمَکَائِدِ الشَّیْطَانِ وَغَوَائِلِ الدُّنْیَا وَ تَحْصِیْلِ مُقَامَاتِ الدِّیْنِ مِنَ الْوَرْعِ وَالتَّقْوٰی وَالْخَوْفِ وَالْحُزْنِ وَالتَّفَکُّرِ وَالْمُجَاھَدَۃِ وَ التَّوَکُّلِ وَالْاَخْلَاصِ

اسم عالم کا اطلاق اللہ اسکی آیات اور افعال کے علم والوں پر ہوتا ہے اس کی مخلوق میں یہ وہ ہیں جو اپنی تمام توجہ باطنی مراقبہ میں مبذول رکھتے ہیں نفس کے صفات ،شیطان کے مکر و فریب اور دنیا کے حوادث سے بچاؤ اور ورع ،تقوی ، زہد خوف ،حزن ،تفکر، مجاہدہ ،توکل اور اخلاص سے دینی مقامات کی تحصیل میں مگن رہتے ہیں

جب چوتھی صدی ہجری میں علم کلام میں تصنیف و تالیف کا کام ہوا اور اس میں بکثرت غور و خوض اور بحث و مناظرہ ہونے لگا اشعار و قصص سے مزین خرافات کو وعظ و نصیحت کا نام دیا گیا جن کی تمام تر توجہ تدریس ، قضاء ،تولیتِ وقف ، مال یتامی کی نگرانی اور سلاطین سے میل جول پر مرکوز رہتی تھی یہ حجۃ الاسلام (امام غزالی) کی باتیں ہیں۔

وَ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَائِنَۃِ خبر اور مشاہدہ یکساں نہیں ہوا کرتے

انصاف کی نظر سے اس زمانے کے علماء کو دیکھیں ان میں سے اکثر خواہشاتِ نفسانی کی تدبیر اور اسبابِ دنیوی کی تحصیل ، مال و جاہ اور غرور و شہوات کے اہتمام میں لگے ہوئے ہیں نہ کہ امورِ دین کی

اصلاح اور مقاماتِ اہل یقین کے حصول میں۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ عمرو بن کعب اور ابو ہریرہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے ؟ فرمایا عقلمند آدمی۔ عرض کیا لوگوں میں سب سے عبادت گزار کون ہے؟ فرمایا عقلمند آدمی ۔عرض کیا سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ:

اَلْعَاقِلُ مَنْ تَمَّتْ مُرُوَّتُهٗ وَ ظَهَرَتْ فَصَاحَتُهٗ وَ جَادَتْ كَفُّهٗ وَ عَظُمَتْ مَنْزِلَتُهٗ

عقلمند وہ ہے جس کی مردانگی کامل ہو، فصاحت ظاہر ہو، ہاتھ کشادہ ہو اور منزلت عظیم ہو

مزید فرمایا کہ یہ سب دنیا کے مال ومتاع ہیں البتہ

وَلَلْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّکَ لِلْمُتَّقِيْنَ اِنَّ الْعَاقِلَ هُوَ الْمُتَّقِيُّ وَ اِنْ كَانَ فِيْ الدُّنْيَا خَسِيْسًا

اللہ کے ہاں انجام نیک متقین کے لئے ہے بیشک عقلمند ہی متقی ہے اگر چہ دنیا میں وہ رسوا اور پست کیوں نہ ہو

اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جنہوں نے حق کو پہچانا اور اس کی پیروی کی اور باطل کو جان لیا اور اس سے اجتناب کیا جنہوں نے تقوی کو اپنا لباس بنایا دنیا کی رکاوٹوں اور مشکلات سے بچا جن کا مقام منازلِ علیا ہیں بمنہ و کرمہ انہ قریب مجیب والسلام علی من اتبع الھدی

NYF Manzoor Mehmoodabad unit Karachi